سورہ روم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ | ایت نمبر (۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

10 شعبان المعظم 1431ھ بمطابق 23 جولائی 2010]

عنوان

رمضان المبارک کیسے گزاریں؟

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلیے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلیے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلیے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ جِیْمِ O

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِO

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَاکُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ O

اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ۔

محترم حاضرین!

آج کے بیان کا عنوان، رمضان المبارک کیسے گزاریں ہے۔

حضرات گرامی!

رمضان المبارک قمری سال کا نواں مہینہ ہے اس کا تعارف اللہ نے اپنی کتاب مقدس قرآن کریم میں بڑے پیارے انداز میں یوں کروایا ہے شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰن ھُدًالِّلنَّاسِ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں لوگوں کی ہدایت کیلئے قرآن نازل کیا گیا۔قرآن کا اور رمضان کا آپس میں اسی طرح کا تعلق ہے جس طرح روح اور جسم کا تعلق ہے۔جس مومن کی یہ چاہت ہو وہ اس ماہ سے مکمل فائدہ اٹھائے اس کیلئے دن کا روزہ اور رات کا قیام یعنی تراویح ضروری ہے روزہ انسان کو رذائل نفس سے پاک کرتا ہے اور تراویح نفس انسانی کو چمک دار بنا دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے اور قرآن دونوں مل کر بندہ کی شفاعت کریں گے۔روزے کہیں گے کہ یاالٰہی! ہم نے دن بھر اس بندہ کو کھانے پینے اور شہوانی لذتوں سے محروم رکھا تو اس کے حق میں ہماری شفاعت قبول فرما۔قرآن کہے گا یاالٰہی! میں نے اس بندہ کو راتوں میں نیند اور آرام سے محروم رکھا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔تو اللہ رب العزت ان دونوں کی شفاعت کو قبول فرمائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا!مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناًوَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

کہ جس شخص نے ایمان اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور اپنے نفس کا احتساب کرتے ہوئے رمضان المبارک کا قیام کیا یعنی تراویح پڑھیں اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسی طرح جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان اور احتساب نفس کے ساتھ رات کا قیام کیا اس کے بھی گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ماہ رمضان کے روزے مختلف موسموں میں بدل کر آنے کی حکمت:

دین اسلام کی فطرت شناسی کتنی صاف اور شفاف ہے کہ اس نے اس سلسلے میں حکمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے روزوں کو ماہ رمضان کے ساتھ مخصوص کر دیا اور قمری مہینوں کے تغیر کے ساتھ انہیں باترتیب سال کے ہر موسم میں بدل بدل کر لایا جاتا ہے کیونکہ موسم کی شدت بھی ہر موسم میں بدلتی رہتی ہے، اگر رمضان المبارک کے روزے شمسی سال کے تابع ہوتے تو اس صورت میں رمضان کے روزے یا تو ہمیشہ گرم ہوتے یا سرد ہوتے تو اس طرح روزوں کا لطف مختلف موسموں میں میسر نہ آتا اور اس کے ساتھ ساتھ انسان کی طبعیت کسی صورت متحمل نہیں ہوسکتی تھی۔

معزز سامعین کرام!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ رمضان المبارک قریب آ گیا ہے یعنی صرف چند دن ہی باقی ہیں یہ صرف ظاہر کو دیکھ سکنے والی ہماری نگاہوں میں رمضان اور غیر رمضان میں کوئی خاص فرق محسوس نہیں ہوتا یعنی جس طرح کے دن اور جس طرح کی راتیں رمضان سے پہلے ہوتی ہیں اور اسی طرح رات اور دن رمضان کے بعد بھی ہوتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کسی وہ آنکھ نصیب فرمائے جو آسمانوں سے نازل ہونے والی رحمتوں اور برکتوں اور اسی طرح کی دوسری نورانی اور روحانی حقیقتوں کو دیکھ سکے اس کو رمضان اور غیر رمضان میں ایسا کھلا فرق محسوس ہوگا جیسا کہ ہمیں دن اور رات میں فرق محسوس ہوتا ہے۔

رمضان المبارک کے انوار اور برکات کو اس دنیا میں سب سے زیادہ محسوس کرنے والے حضور ﷺ تھے اس لیے آپ ﷺ کا یہ حال تھا کہ مہینوں پہلے ہمہ تن شوق ہو کر اس کا انتظار فرماتے تھے،

حضرت سلیمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ مُّبَارَکٌ تمہارے اوپر ایک مہینہ آ رہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا فقال رسول اللہ ﷺ یعطی اللہ ھذا الثواب من فطرھا صائما علی تمرۃ او شربۃ من ماء او مذقۃ لبن اس مہینے کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام کو سنت بنایا یعنی تراویح کو ثواب کی چیز بنایا جو شخص اس مہینے میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر (70) فرض ادا کیے اور یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو شخص کسی روزے دار کو روزہ افطار کرائے، روزہ افطار کروانے والے کیلئے یہ عمل گناہوں کا معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کی ثواب کی مانند اس کو بھی ثواب ہوگا مگر اس روزے دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو روزہ افطار کرائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں بلکہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے افطار کرانے، یا ایک گھونٹ پانی پلانے، یا ایک گھونٹ لسی پلانے پر بھی عطا فرما دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی کا ہے اور جو شخص اس مہینے میں اپنے ملازمین اور خادمین سے کام کاج کو کم کر دے تو ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے آگ سے آزاد کر دیتے ہیں۔ اور فرمایا اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت کرو۔ دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ ان کو حاصل کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

(1) کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت (2) جنت کا طلب کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا۔

اور آخر میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص کسی روزے دار کو پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے ایسا پانی پلائیں گے کہ اس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اس کو پیاس نہیں لگے گی۔

رمضان کا مہینہ رحمت اور مغفرت کا مہینہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ

فرمایا کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں یہ فرمایا کہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اس حدیث مبارکہ میں آسمان، جنت اور رحمت کے دروازوں کے کھلنے اور جہنم کے دروازوں کے بند ہونے کے اسباب کی طرف اشارہ ہے کہ اس مبارک مہینے میں بندہ کی دعائیں قبول ہوتی ہیں انسان کیلئے نیکی کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں اور گناہوں کا ارتکاب کم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رحمت خداوندی انسان کی طرف متوجہ رہتی ہے، اور انسان کیلئے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، مزید یہ کہ اس مبارک مہینے میں انسان کے گناہوں میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور گزشتہ گناہوں پر مغفرت طلب کرنے سے مغفرت ہو جاتی ہے اور چھوٹے چھوٹے گناہ رمضان کی برکت سے ویسے ہی معاف ہو جاتے ہیں۔ اس مہینہ میں رحمت حق کا دریا نامہ اعمال سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔

جیسے حدیث شریف میں ہے قال النبی ﷺ الحج الی الحج ورمضان الی رمضان والجمعۃ الی الجمعۃ والصلوۃ الی الصلوۃ کفارات لما بینھن

آپ ﷺ نے فرمایا کہ حج سے دوسرے حج، رمضان سے دوسرے رمضان، جمعہ سے دوسرے جمعہ اور ایک نماز سے دوسرے نماز تک درمیان والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یعنی صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ رمضان المبارک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس ماہ میں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے جو گناہوں کے ارتکاب کا سبب بنتے ہیں اور دوسری طرف یہ کرم نوازی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزہ میرے لیے ہے اور روزہ کی جزا بھی خود دونگا اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِ بِہٖ پس روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ بھی میں ہی دونگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کی ہر رات کو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے یَا طَالِبَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَابَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ اے خیر کے طلب گار آگے بڑھ اور شر کے طلب کرنے والے بس کر خود رب العزت کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ گنا گارو آؤ۔ مجھے راضی کرنے والے آؤ۔ رحمت، آخرت اور جنت تلاش کرنے والے آؤ۔ میرا در کھل چکا ہے پھر ایک آواز آتی ہے۔ یَا بَاغِیَ الشَّرِّ اے برائی کے چاہنے والے اس مہینے میں میری اور میرے محبوب کی نافرمانی نہ کر، جھوٹ مت بول، غلط نگاہ مت اٹھا اور غلط قدم نہ اٹھا اور تو نے اس مہینے میں بھی گناہوں کو نہ چھوڑا اور

میری رحمت کی پرواہ نہ کی تو سوچ لینا کہ میں غفار بھی ہوں اور کہار بھی ہوں مجھے پکڑنا بھی آتا ہے اور چھوڑنا بھی آتا ہے اور تو مجھے اپنے ایمان اور اعمال صالح سے راضی کردے اور میں تجھے جنت سے راضی کردونگا۔

روزہ کی مکمل براکات حاصل کرنے کیلئے ہر قسم کی نافرمانی سے بچنے کیلئے پوری کوشش کرنی ہوگی۔

حضورﷺ نے فرمایا۔رب صائم لیس له من صیامه الا الجوع ورب قائم لیس له من قیامه الا لسهر

بہت سے روزے دار ایسے ہیں جن کے روزے کا حاصل سوائے بھوک اور پیاس کے اور کچھ بھی نہیں اور کتنے ہی راتوں کو نماز پڑھنے والے ہیں جن کی نماز کا حاصل سوائے جاگنے کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

روزہ صبح سے شام بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام نہیں۔

روزہ میں اسلام کی روح ہے اور روزہ اس کو نہیں کہتے کہ صبح سے شام تک کھانا چھوڑ دے اس طرح تو ہسپتال میں بیمار آدمی تین، تین دن کھانا وغیرہ نہیں کھاتے اور بے ہوش آدمی بھی کئی، کئی دن خوراک نہیں کھاتے تو کیا یہ عبادت ہے؟ نہیں۔عبادت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کھانا اور پینا وغیرہ چھوڑ دے یہ روزہ ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو مجاہدہ نفس کا مہینہ بنایا ہے تا کہ امت کی ظاہری اور باطنی تربیت اور اصلاح ہو سکے اور اس کے ساتھ اپنے اعمال کا جائزہ بھی لیں اور گزشتہ سال میں جو کوتاہی کر چکے ہیں اس کا تدارک کریں اور آئندہ کیلئے بھی ایسی تیاری کرلیں کہ جلدی نفس اور شیطان کے اثر سے متاثر نہ ہوں دن کو روزہ جیسی مبارک عبادت فرض ہے، جو عجیب وغریب اصلاحی تدابیر پر مشتمل ہے یہاں تک حکم دیا کہ روزہ دار کسی سے سخت کلامی بھی نہ کرے اور بے حیائی کی کوئی بات زبان پر نہ لائے تو بغیر روزے کی حالت کے اگر چہ اتنی ہی مقدار میں بدلہ لینے کی اجازت ہے لیکن روزے کی حالت میں اس کی بھی اجازت نہیں۔

صرف اتنا کہ دے میرا روزہ ہے یعنی میں اس بات کا جواب دینے سے معزور ہوں۔اسی طرح جاہلوں کی سی چیخ وپکار، بےوقوفانہ باتوں اور مذاق سے روزہ روکتا ہے اور اسی طرح بات بات پر بگڑ جانا، معمولی بات پر بھڑک اٹھنا، خلاف مزاج بات سنتے ہی آپے سے باہر ہو جانا ایسی حرکات سے روزہ بچنے کی تربیت کرتا ہے اور دوسری صورت میں روزہ حوصلہ مندی سکھاتا ہے لیکن ہمارے ہاں دین سے دوری کے باعث ہم میں سے کتنے ہی روزہ دار حالت روزہ میں دنگا وفساد کرنے میں بے لگام نظر آتے ہیں اور اسی طرح دیگر کوتاہیاں ہوتی ہیں جن کی طرف ہمارا خیال بھی نہیں جاتا کہ یہ کوتاہیاں ہیں۔

روزہ کی حالت میں جو کوتاہیاں ہوتی ہیں ان کے سدباب کیلئے رمضان شروع ہونے سے پہلے تیاری کرلینی چاہیے۔

رمضان شروع ہونے سے پہلے اکثر حضرات ضروریات زندگی کا بندوبست کر لیتے ہیں مثلاً دودھ اور موسم کے مطابق افطاری کا سامان یہ کام تو بڑے اہتمام کے ساتھ ہو جاتے ہیں لیکن یہ اہتمام کہ ہم غیبت، جھوٹ اور بدنظری سے بچیں گے اس کا کوئی پروگرام ہمارے سامنے نہیں آتا۔آئیں ہم سب مل کر عہد کریں کہ دفتر میں سربراہ دفتر نہ خود غیبت کرے اور نہ کسی کو غیبت کرنے دے، مسجد والا مسجد میں، گھر والا گھر میں، دکان والے دکان میں، وعلیٰ ہذا القیاس آج ہم سب کا مزاج ایسا بن چکا ہے کہ دین کے کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت کی طلب کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔حالانکہ دنیاوی کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے ہیں تو دین کے کاموں میں اور زیادہ بہتر انداز میں ہونی چاہئے۔اگر ہم اس تیاری کے ساتھ رمضان المبارک کا استقبال کریں گے تو انشاء اللہ پورا رمضان نیکیوں سے بھرپور اللہ کے حضور اور رضا الٰہی سے ماموگزرے گا اور انشاء اللہ آئندہ آنیوالی زندگی میں انقلاب کا سبب بنے گا۔

جس نے اپنی زندگی میں رمضان المبارک کو پایا اور اپنی بخشش نہ کروائی وہ برباد ہوگیا۔

حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، تو ہم لوگ منبر کے قریب ہوگئے جب آپﷺ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین اور جب تیسری پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین۔صحابہؓ فرماتے ہیں جب آپﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولﷺ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی کہ پہلے کبھی نہیں سنی، تو آپﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرائیلؑ میرے سامنے آئے تو جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے اپنی زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اپنی بخشش نہ کروائی تو میں نے کہا کہ آمین اور جب میں نے دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ برباد ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپؐ کا نام آئے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو میں کہا کہ آمین اور جب میں نے تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے اور وہ ان کی خدمت نہ کر کے جنت میں اپنا داخلہ نہ کروائے تو آپﷺ نے فرمایا کہ میں کہا آمین۔

محترم حضرات! حضرت جبرائیلؑ جو امام الملائکہ ہیں ان کی دعا ہے اور امام الانبیاء کی امین ہے اور دعا کو قبول کرنے والے رب العٰلمین ہیں دعا کی قبولیت میں تو کوئی شک نہیں۔اس بدعا سے بچنے کیلئے اہتمام کرلینا چاہیئے۔یاالٰہی ہمیں رمضان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما۔

اس کے علاوہ ہمارا رمضان تب ہی درست گزرے گا جب ہم اپنے معاشرے کے افراد کا باہم خیال رکھیں گے رمضان کا مہینہ جو اللہ کا تحفہ ہے اس ماہ میں کوئی مسلمان بھوکا نہ سوئے بھوک سے روزہ نہ رکھے ہم میں سے ہر شخص جتنا ممکن ہے کمزور افراد کی مدد کریں ایک راشن ضرور دیں جو زیادہ دے سکتے ہیں وہ زیادہ دیں تاکہ اللہ آپ کے رزق میں اضافہ فرمائے اور برکت دے اگر زیادہ نہیں دے سکتے تو کم دیں اسے معاشرہ کے کمزور افراد بہتر ہونگے اور اللہ رب العزت کے ہاں آپ کو بہت اجر ملے گا اور انکی مدد سے آپکو سکون ملے گا۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت،لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین